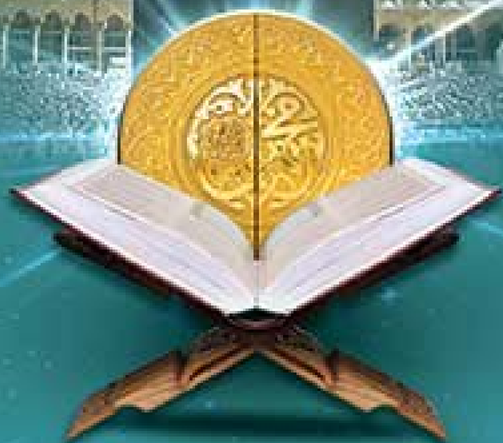
مواعظِ اختر

نمبر ۳۲



سامانِ مغفرت

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ادارۃ تالیفاتِ اختریہ

hazratmeersahib.com





سامانِ مغفرت

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ
حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ناشر
ادارۂ تالیفاتِ اختریہ
بی ۸۴، سندھ بلوچ ہاؤسنگ سوسائٹی، گلستانِ جوہر بلاک نمبر ۱۲ کراچی
www.hazratmeersahib.com



بہ فیضِ صحبتِ ابرارؔ، یہ دردِ محبت ہے
محبت تیرا صدقہ ہے ثمر تیرے نازوں کے

بہ اُمیدِ نصیحت دوستو اِس کی اشاعت ہے
جو میں یہ نشر کرتا ہوں خزانے تیرے رازوں کے

انتساب

یہ انتساب

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اپنی حیاتِ مبارکہ میں اپنی جملہ تصانیف پر تحریر فرمایا کرتے تھے۔

احقر کی جملہ تصانیف و تالیفات

مرشدنا و مولانا محی السنہ حضرت اقدس شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اور

حضرتِ اقدس مولانا شاہ عبد الغنی صاحب پھولپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اور

حضرتِ اقدس مولانا شاہ محمد احمد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

کی

صحبتوں کے فیوض و برکات کا مجموعہ ہیں

احقر محمد اختر عفا اللہ تعالیٰ عنہ

ضروری تفصیل

نامِ وعظ: سامانِ مغفرت

نامِ واعِظ: محبی ومحبوبی مرشدی ومولائی سراج المِلّت والدِّین شیخ العرب والعجم عارف باللہ قطب زماں مجددِ دوراں حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

تاریخِ وعظ: جمعہ، ۵ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۹ھ مطابق ۱۶ دسمبر ۱۹۸۸ء

مقام: مسجد اشرف گلشن اقبال کراچی

موضوع: معصیت اور رحمتِ الٰہیہ

مرتب: حضرت اقدس سید عشرت جمیل میر صاحب دامت برکاتہم
خادمِ خاص وخلیفہ مجازِ بیعت حضرت والا

اشاعتِ اوّل: ۱۲ محرم ۱۴۳۶ھ مطابق ۵ نومبر ۲۰۱۴ء

ناشر: اِدارہ تالیفاتِ اختریہ
بی ۸۴، سندھ بلوچ ہاؤسنگ سوسائٹی، گلستانِ جوہر بلاک نمبر ۱۲ کراچی

فہرست

عنوانات	صفحہ نمبر



سامانِ مغفرت

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ کَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی اَمَّا بَعْدُ!

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَۃٌ لَا یُکَلِّمُھُمُ اللّٰہُ

یَوْمَ الْقِیَامَۃِ، وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْھِمْ وَلَا یُزَکِّیْھِمْ وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ

قَالَ فَقَرَأَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مِرَارٍ

قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ مَنْ ھُمْ ؟ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ، فَقَدْ خَابُوْا وَخَسِرُوْا ؟

قَالَ الْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتَہٗ بِالْحَلْفِ الْکَاذِبِ

(صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان غلظ تحریم إسبال الإزار ص۷۱، مطبوعہ لکھنؤ)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ ایسے صحابی ہیں جن کی شان بہت جلیل القدر ہے۔ صحیح مسلم شریف میں ان سے ایک حدیث روایت ہے جس سے تین باتوں کا حرام ہونا ثابت ہوتا ہے، جس میں سے ایک مردوں کے لئے ہے اور دو سب کے لئے ہے۔ مردوں کے لیے یہ حکم ہے کہ لباس مثلاً پاجامہ کرتہ، لنگی ٹخنے سے نیچے لٹکانا اور ٹخنہ چھپانا حرام ہے۔ اور جو فعل سب کے لیے ہے وہ یہ ہے کہ احسان کر کے جتلانا اور جھوٹی قسم کھا کے اپنے سودے کو، اپنے مال کو بیچنا۔ ان تین قسم کے افعال پر چار قسم کے عذاب کی وعید آئی ہے۔ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان تین قسم کے مجرموں کو چار قسم کا عذاب ہوگا۔ پہلے ان تین قسم کے جرم کو یاد کر لیجئے۔ نمبر ۱، ٹخنے کو چھپانا۔ نمبر ۲، احسان کر کے جتلانا۔ نمبر ۳، جھوٹی قسم کھا کے سودا بیچنا۔ ایسے لوگوں کے لئے

چار قسم کے عذاب ہیں۔ نمبر ا، لَا یَنْظُرُ اِلَیْھِمْ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے نظرِ رحمت سے نہیں دیکھیں گے، یہ شخص اللہ کی نظرِ رحمت سے محروم ہوجائے گا۔ نمبر ۲، لَا یُکَلِّمُھُمُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اللہ تعالیٰ اس سے کلامِ رحمت اور کلامِ شفقت نہیں فرمائیں گے۔ نمبر ۳، وَلَا یُزَکِّیْھِمْ اللہ تعالیٰ اس کو توفیقِ تزکیہ نہیں دیں گے، اس کو اصلاح کی توفیق نہیں ہوگی۔ نمبر ۴، وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ اس کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔ محدثین نے اتنا اضافہ کردیا ہے کہ وَاِنْ لَّمْ یَتُبْ اگر توبہ نہیں کرے گا تو یہ سب چیزیں ہوں گی اور اگر توبہ کرلے گا تو توبہ سے تو بڑے بڑے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔

محبت الٰہیہ کی قدر و قیمت

اگر ابھی حکومت اعلان کردے کہ جو شخص ڈاڑھی رکھے گا اس کو ایک ہزار روپے ماہانہ ملا کریں گے اور جو ٹخنے سے اوپر لباس کرے گا مثلاً پتلون وغیرہ تو اس کو ماہانہ پانچ سو روپے ملا کریں گے۔ مگر بہت چست پتلون پہننا جائز نہیں، ہاں اگر ڈھیلی ڈھالی ہے تو پہن سکتے ہیں، گنجائش تو ہے مگر یہ صالحین کا لباس نہیں ہے۔ تو جو پاجامہ یا لنگی ٹخنے سے اونچا رکھے گا اس کو پانچ سو روپے مہینہ ملے گا اور جو ڈاڑھی رکھے گا وہ ایک ہزار روپے پائے گا۔ اب آپ بتلایئے کہ لوگ یہ کام کریں گے یا نہیں؟ اچھا اور جو ٹخنے سے اوپر پاجامہ کرے گا اور ڈاڑھی رکھے گا تو اس کو تیسرا انعام یہ ملے گا کہ اس کی شادی بہت خوبصورت لڑکی سے کردی جائے گی۔ تو بتلایئے کہ اللہ اور رسول کی محبت کیا ہزار روپے مہینے سے کم ہے؟ دوستو! اللہ کی محبت میں تو لوگوں نے سلطنت قربان کردی، سلطنت لینے کی بجائے سلطنت دے دی۔ سلطان ابراہیم ابن ادھم رحمۃ اللہ علیہ پر جب اللہ تعالیٰ کی محبت کا غلبہ ہوا تو آدھی رات کو سلطنت خیر باد کہہ دی، سلطنت چھوڑ کر نیشاپور کے جنگل میں جا کر دس سال تک عبادت کی۔ تو انعام کے لالچ میں عمل کرنا

ہمارے ایمان کی انتہائی کمزوری ہے۔ اچھا اگر اس اعلان کی بجائے دوسرا حکم نافذ ہوگیا کہ جو ڈاڑھی نہیں رکھے گا، صبح شام اس کے گالوں پر طمانچے لگیں گے اور جو ٹخنے سے نیچے پاجامہ کرے گا اس کو دو دو ڈنڈے لگیں گے تب بھی لوگ ڈر کر یہ دونوں کام کرلیں گے۔

ڈاڑھی سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا باغ ہے

دوستو! میرے علم میں ہے کہ بعضوں کے گالوں میں کینسر پیدا ہوگیا اور وہ فیلڈ ہی ان سے چھین لی گئی جس پر وہ ڈاڑھی رکھتے اور ان کے گال میں آر پار سوراخ ہوگیا اور بہت دور تک بدبو جاتی تھی۔ اللہ نے آپ کو سلامتی دی ہے، آپ کے گال سلامت ہیں تو اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو سلامت رکھنا چاہیے، ڈاڑھی سنت کا باغ ہے، جیسے میونسپلٹی کے باغ کا ایک پودا اگر کوئی چھولیتا ہے تو وہ فوراً اس کا چالان کرتے ہیں، یہ ڈاڑھی اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا باغ ہے، یہ میونسپلٹی اللہ کی ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے، اس باغ پر آپ کا حق نہیں ہے کہ آپ اس پر استرا مار سکیں، لہٰذا صالحین کی شکلوں میں رہو، اللہ کے پیاروں کی شکلوں میں آجاؤ کیونکہ یہ گال جانے والے ہیں، قبروں میں لیٹتے ہی کیڑے لپٹ جائیں گے، گرمیوں میں چوبیس گھنٹے کے بعد اور اگر سردی میں دفن ہوا تو بہتّر گھنٹے کے بعد کیڑے لپٹ جائیں گے، سب کھا ڈالیں گے، آنکھوں کو بھی کھا ڈالیں گے، اس لیے آج ہی بدنگاہی سے توبہ کرلو، وی سی آر اور سینما سے توبہ کرلو کیونکہ ان آنکھوں کو کیڑے کھانے والے ہیں، کانوں سے گانا سننے سے توبہ کرلیجئے کیونکہ کان بھی سلامت نہیں رہیں گے، سارے اعضاء ختم ہوجانے والے اور سڑ جانے والے ہیں۔ آج کل جلدی ایمرجنسی ویزے آرہے ہیں۔ میرے ایک دوست ہیں، انہوں نے بتایا کہ تینتیس سال میں ابھی حال میں ایک صاحب کا انتقال ہوا ہے۔

نہ جانے بلالے پیا کس گھڑی
تو رہ جائے تکتی کھڑی کی کھڑی

اب اگر کوئی کہتا ہے کہ صاحب! گناہ چھوڑنے میں تو تکلیف ہوتی ہے، دل میں پریشانی آتی ہے، مصیبت ہوتی ہے۔ تو یہ بتاؤ ستر صحابہ کرام جو احد کے دامن میں شہید ہیں جنہوں نے اللہ کو راضی کرنے میں سر دھڑ کی بازی لگادی کیا ان حضرات کو مجاہدے نہیں ہوئے؟ کیا ان کو تلوار کھانے میں تکلیف نہیں ہوئی؟ کبھی پیٹ پر پتھر باندھ کر جہاد کیا، کبھی کھجور کی گٹھلیاں کھا کر جہاد کیا۔

اللہ تعالیٰ کو ناخوش کرنے والے کی مثال

اس لئے عرض کرتا ہوں کہ زندگی کو سنت کے مطابق بنایئے، ان شاء اللہ تعالیٰ آپ نقد انعام پائیں گے، جتنا زیادہ اللہ تعالیٰ کو راضی کریں گے، اللہ تعالیٰ آپ کے دل کو اتنا ہی خوش رکھیں گے، یہ اللہ کے ذمہ ہے۔ آپ ڈاڑھی اس لئے منڈاتے ہیں تاکہ دل خوش رہے، جو بدنظری کرتا ہے، وی سی آر، سینما دیکھتا ہے اس کا مقصد بھی یہ ہوتا ہے کہ بے حیائی کی باتیں دیکھنے سے میرا دل خوش ہوجائے گا، لیکن میں آپ سے مسجد میں یقین سے کہتا ہوں کہ جو اللہ تعالیٰ کو ناخوش کررہے ہیں، اتنی بڑی طاقت والے مالک کو ناخوش کررہے ہیں، معمولی سے زمین دار کو کوئی ناخوش کرتا ہے تو وہ زمیں دار کہتا ہے کہ دیکھو یہ گاؤں میرا ہے، میں نے اپنے گاؤں میں تمہیں زمین دی، تمہیں گھر بنا کر دیا، میری زمین میں تمہارا گھر ہے، اگر تم نے مجھے ناخوش کیا تو یاد رکھو گاؤں سے باہر کردوں گا۔ تو زمین اللہ کی ہے، جو شخص اللہ کو ناخوش کرتا ہے، اللہ کی ناخوشی کی راہوں سے اپنے قلب میں حرام خوشی کو درآمد کرتا ہے تو یہ شخص بے غیرت بھی ہے اور غیر شریف بھی ہے اور یہ نفس کا کتا بنا ہوا ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے احسانات کا تقاضا تو یہ تھا کہ ہم اس کو ناراض نہ کریں۔

احسانات الٰہیہ کا تقاضا

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہٗ فرماتے ہیں کہ اگر دوزخ کا خوف نہ بھی ہوتا تب بھی اللہ کے احسانات کی وجہ سے شریف انسان ان کی نافرمانی کی جرأت نہ کرتا، کہ ہم اللہ تعالیٰ کا کھا رہے ہیں، کس قدر پانی پی رہے ہیں، آکسیجن لے رہے ہیں، ہر وقت نعمتوں میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ بتاؤ کوئی ایسا وقت ہے کہ جس وقت آپ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا فائدہ نہ اٹھا رہے ہوں؟ ایک سانس ایسا نہیں گذرتا جس سانس میں ہم پر اللہ تعالیٰ کے بے شمار احسانات نہ ہو رہے ہوں، آپ کو تو بعض وقت پتہ بھی نہیں چلتا کہ کتنی بلائیں آرہی ہوتی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ ٹالتے رہتے ہیں۔

اپنے بندے کی حفاظت کے لیے انتظامِ الٰہی

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر کبیر میں فرمایا ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ دریائے نیل کے پاس کپڑے دھو رہے تھے، اتنے میں دیکھا کہ ایک بہت بڑا بچھو دریا کے کنارے آیا، تھوڑی دیر بعد ایک کچھوا آگیا، اب کچھوے صاحب پر بچھو صاحب بیٹھ گئے اور پھر کچھوا دریا کی طرف چلنے لگا، حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ بھی اس کے ساتھ ساتھ چلنے لگے کہ یہ کیا معاملہ ہے، کنارہ آیا تو اس نے دریا پار کیا، یہ بھی پار کر گئے، جب دریا کو پار کیا تو دیکھا کہ ایک درخت کے نیچے ایک شرابی سویا ہوا ہے، اس کے شاندار کپڑے اور چہرہ بتاتا تھا کہ کسی امیر کا بیٹا ہے، وہ شراب کے نشہ میں بے ہوش پڑا ہوا ہے، حضرت ذوالنون مصری دیکھتے ہیں کہ اس شرابی کی طرف ایک سانپ آرہا ہے، جب سانپ دو فٹ دور رہ گیا تو بچھو نے کود کر سانپ کے سر پر ڈنک مارا اور سانپ وہیں مر گیا اور بچھو صاحب، کچھوے پر سوار ہو کر واپس

چلے گئے۔ اگر یہ بچھو نہ ہوتا تو امیر زادہ جو شراب کے نشہ میں بے ہوش پڑا تھا وہ ہلاک ہو جاتا۔ اب یہ وہیں بیٹھ گئے، یہاں تک کہ اسے ہوش آ گیا، جب وہ ہوش میں آیا تو پوچھا کہ حضرت آپ، ذوالنون مصری اتنے بڑے بزرگ یہاں کیسے آ گئے؟ فرمایا کہ میں تیری حفاظت کا تماشا دیکھ رہا تھا، تو حالتِ نشہ میں خدا سے غافل ہے لیکن اللہ تعالیٰ تجھ سے غافل نہیں، تو نافرمانی کے سبب خدا سے غافل ہے اور یہ سانپ جو مرا پڑا ہے یہ تجھے ڈسنے آ رہا تھا، اگر ایک سیکنڈ کا بھی موقع مل جاتا تو یہ تجھے ہلاک کر دیتا لیکن اللہ تعالیٰ نے کچھوے کو الہام کیا، وہ دریا کے کنارے لگا اور بچھو کے دل میں ڈالا کہ تم اس پر بیٹھ کر دریا پار کرو۔

باد و خاک و آب و آتش بندہ اند
بامن و تو مردہ باحق زندہ اند

یہ ہوا، خاک، مٹی، آگ یہ ہمارے لئے مردہ ہیں، اللہ تعالیٰ کے لئے یہ زندہ ہیں یہ اللہ تعالیٰ کے احکام کو سنتے ہیں۔

تو تُو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں اس طریقہ سے پڑا ہوا ہے اور اللہ سے غافل ہے مگر اللہ تعالیٰ تجھ سے غافل نہیں، تو نے اللہ کو بھلا دیا، اللہ نے تجھ کو یاد رکھا۔ بس وہ رونے لگا اور کہا کہ ہاتھ لائیے میں آپ کے ہاتھ پر توبہ کرتا ہوں، اب کبھی شراب نہیں پیوں گا، اُسی وقت وہ ولی اللہ ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے بڑھ کر کوئی عذاب نہیں

حکیم الامت فرماتے ہیں کہ اگر بالفرض اللہ تعالیٰ دوزخ نہ بھی پیدا کرتے تو بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی شرافت کے خلاف ہے۔ کیوں بھئی! اگر بابا ڈنڈا نہیں مارے انڈا ہی کھلائے تو اس کا یہ شکریہ ہے کہ اس کی نافرمانی کی جائے؟ تو حق تعالیٰ کے احسانات کا تقاضا اتنا ہے کہ ہم ان کو ناراض نہ کریں۔ دنیا میں اس سے بڑا عذاب کوئی نہیں کہ بندہ کسی سانس بھی اللہ کو ناراض کر کے

اپنے دل میں حرام خوشی کو درآمد کر کے اپنا جی خوش کرے، وی سی آر دیکھ رہا ہے، اپنا جی خوش کر کے سینما دیکھ رہا ہے، بدنگاہی کر رہا ہے، اپنا جی خوش کر کے کسی حسین سے نامناسب گفتگو کر رہا ہے، یہ حرام خوشی رنگ لاتی ہے۔ یہ تمہاری حلال خوشی کو بھی تباہ کر دے گی، آج تو سکون سے جی رہے ہو، مگر کل خدا تمہارا جینا تلخ کر دے گا، یہ نہ سوچو کہ اتنی مرتبہ گناہ کیا تو کسی کو پتہ نہیں چلا، یہ اللہ تعالیٰ کا حلم ہے جو تمہیں موقع دیتا ہے کہ شاید اب سنبھل جائے۔

ترکِ گناہ کے تین نسخے

اگر انسان ہمت کرے تو بُری سے بُری عادت کو چھوڑنا بھی ان شاء اللہ آسان ہو جاتا ہے، بس تین کام کرلو، ایک ہمت کرلو، دوسرا دو رکعات پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے ہمت مانگو اور مانگتے رہو، تیسرا بزرگانِ دین سے ہمت کی دعا کراؤ۔ کمالاتِ اشرفیہ میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے گناہ چھوڑنے کے یہی تین نسخے لکھے ہیں کہ پہلے تو خود ہمت کرو، اپنی ہمت بھی کرو، آپ سانپ سے کیوں بھاگتے ہو؟ اس وقت کہاں سے ہمت آجاتی ہے، گناہوں کی وجہ سے حرام مزے کی عادت پڑ گئی ہے، کمینے پن بے غیرتی کی عادت پڑ گئی ہے، بے حیائی کی عادت پڑی ہوئی ہے، اس لئے نہیں بھاگتے، سانپ کو سمجھتے ہو کہ جان خطرہ میں پڑ جائے گی، تو ایمان کی محبت نہیں ہے، جتنی ایمان کی محبت ہوگی تو جیسے سانپ سے بھاگتے ہو ویسے ہی اسبابِ گناہ سے بھی بھاگتے۔ ایک گناہ بھی ایسا نہیں جو آپ کے لئے مفید ہو، گناہ تو مفید ہو ہی نہیں سکتا، تو بندہ کے لئے کیا چیز مفید ہے؟ جن باتوں سے مالک خوش ہو جائے وہ مفید ہیں اور جن سے اللہ تعالیٰ ناخوش ہو جائیں بس ان چیزوں سے بھاگنے کی ہمت کرو اور اللہ تعالیٰ سے دو رکعات پڑھ کر ہمت مانگو اور تیسرا کام بزرگانِ دین، اولیاء کرام سے درخواست

کرو کہ آپ میری اصلاح کے لئے دعا کر دیجئے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ گناہ چھوڑنے کی ہمت عطا کر دے، اور اسبابِ معصیت کے قریب بھی مت رہو، کبھی اپنے نفس پر اعتماد مت کرو کہ کچھ نہیں کرنا صرف دیکھ لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ یاد رکھو! یہ تھوڑی سی حرام خوشی تمہیں آخر تک پہنچا دے گی۔

بُعدِ معصیت کی دعا

اس لئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا لَا تَقْرَبُوْا گناہوں کے قریب بھی نہ رہو۔ انگریزی اسکول جہاں لڑکیاں پڑھتی ہوں اس کے قریب بھی نہ رہو، دفتروں میں عورتوں کو ملازم مت رکھو چاہے پردے سے ہوں یا بغیر پردے کے، جہاں بھی گناہوں کے اسباب ہیں ان سے بھاگو، اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہمیں دعا سکھا دی:

((اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَ بَیْنَ خَطَایَایَ))

(صحیح البخاری، کتابُ الاذان، باب ما یقرأ بعد التکبیر، ج:۱، ص:۱۰۳)

اے اللہ! میرے اور میری خطاؤں کے درمیان دوری پیدا کر دیجئے، سبحان اللہ! نبی تو دوری کی دعا مانگتے ہیں اور آپ نبی کے امتی ہو کر اس کے قریب جاتے ہیں، حد ہے ہماری بے حیائی کی، اور نبی نے گناہوں سے کتنی دوری مانگی ہے؟ کَمَا بَاعَدْتَّ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَ الْمَغْرِبِ مغرب اور مشرق میں جتنی دوری ہے، اے خدا! میرے درمیان میں اور میرے گناہوں کے درمیان میں اتنی دوری کر دیجئے۔ کیوں صاحب! مضمون نہیں بتاتا کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی خطرناک چیز ہے؟ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سانپ سے، بچھو سے، شیر سے اتنی دوری نہیں مانگی، دنیا کی مصیبتوں سے اتنی دوری نہیں مانگی، عافیت تو مانگنے کو سکھایا لیکن یہ مضمون نہیں ہے کہ اللہ میرے اور بخار کے درمیان، میرے اور گردے کی پتھری کے درمیان یا میرے اور جتنی بیماریاں اور مصائب ہیں ان کے درمیان

اتنی دوری کر دیجیے، یہ آپ نے نہیں مانگا لیکن گناہ کو سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنا خطرناک فرمایا ہے۔ جو جتنا اللہ کی عظمتوں سے واقف ہوتا ہے اتنی ہی زیادہ اسے فکر ہوتی ہے کہ میرا رب مجھ سے ناراض نہ ہو، لہٰذا اللہ تعالیٰ سے شرافت مانگئے، گناہ کرنا شرافت کے بھی خلاف ہے، گناہ پر اصرار کرنا، اس کو عادت بنالینا، اوڑھنا بچھونا بنالینا یہ شرافت کے بھی خلاف ہے۔

مباعدت بین المعاصی کی شرح

عربی زبان میں باعِد کا مصدر مباعدۃ ہے، مباعدہ بروزنِ مقاتلہ، دونوں طرف سے جب قتال ہوتا ہے اس کو مقاتلہ کہتے ہیں یعنی دونوں طرف سے دوری ہونی چاہیے، یہ نہیں کہ آپ تو کہتے ہیں کہ ہم تو گناہ سے دور رہیں گے لیکن اگر گناہ میرے پاس آ گیا تو دیکھا جائے گا، اس کو بھی کہہ دو، اسبابِ گناہ سے بھی کہہ دو کہ بھئی! میرے قریب بھی نہ آنا، مباعدۃ میں دونوں طرف سے فعل کا صدور ضروری ہوتا ہے، جیسے مقابلہ، مقاتلہ، مناظرہ۔ مناظرہ جب ہوتا ہے تو کیا دوسرا مولوی جواب نہیں دیتا ہے؟ اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ گناہوں سے مباعدۃ اختیار کرو یعنی تم بھی دور رہو اور گناہ کے اسباب سے بھی کہہ دو کہ تم ہمارے قریب بھی مت آؤ۔ اب اگر کوئی لڑکی مولوی صاحب کے پاس، مؤذن کے پاس یا امام کے پاس بوتل میں پانی لائے کہ مولوی صاحب! اس پر دم کر دیجئے، تو وہ ایک دن بے دم کر دے گی، دم نکال دے گی کیونکہ شیطان کو موقع مل جاتا ہے۔ حدیث پاک میں آتا ہے کہ جہاں تنہائی میں نامحرم مرد اور نامحرم عورت ہو تو وہاں تیسرا شیطان پہنچ جاتا ہے لہٰذا اس کا خیال رکھیے۔ اس کو کہلا دیجئے کہ پانی اپنے باپ یا بھائی سے بھجوا دے، ہم دم کر دیں گے۔

اگر کوئی مجلس سے اٹھ کر جانے لگے تو اس کو غور سے مت دیکھو، ہوسکتا ہے، اس کو استنجا لگ گیا ہو یا کوئی اور ضرورت پیش آ گئی ہو، اُدھر دیکھو مت،

اپنے کام میں لگے رہو، میں اس کو جانتا ہو، وہ میرے خاص دوستوں میں سے ہیں، لوگ سمجھتے ہیں کہ کوئی بات بری لگی ہوگی اس لئے اٹھ کر بھاگے جارہے ہیں، یہ بدگمانی جائز نہیں ہے جبکہ نیک گمان کا پہلو موجود ہے تو کیوں بدگمانی کرتے ہو، بتاؤ نیک گمان کا پہلو ہے یا نہیں کہ ہوسکتا ہے اس کو پیچش لگ گئی ہو مروڑے غضب کے اٹھ رہے ہوں۔

ایک لطیفہ

مروڑے پر ایک قصہ یاد آیا، ایک مولوی صاحب نے وعظ میں کہا کہ جو اللہ کی راہ میں ایک روپیہ دے گا اللہ تعالیٰ اس کو دس روپے دے گا:

﴿فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا﴾

(سورۃ الانعام، آیت:۱۶۰)

خدا ایک پر دس دیتا ہے۔ تو اس کنجوس نے جلدی سے دس اشرفیاں خیرات کردیں اور سوچا کہ مولوی صاحب نے کہا ہے کہ ایک پر دس ملیں گی حالانکہ انہوں نے آخرت کے لئے کہا تھا، دنیا میں ملنے کے لئے تھوڑی کہا تھا، یہ سمجھا دنیا ہی میں مل جاتی ہیں لہٰذا ایک دن انتظار کیا، دو دن انتظار کیا جب تین دن تک نہیں ملیں، تین دن تک اس کی دس اشرفیاں سو نہیں ہوئیں بلکہ دس بھی غائب ہوگئیں تو اس کنجوس کو مارے غم کے دست آنے شروع ہوگئے۔ اب لوٹا لیے بار بار جارہا ہے۔ پرانے زمانہ میں جب لوگ کھیتوں میں استنجا کرنے بیٹھتے تھے تو سامنے زمین پر کچھ نہ کچھ کریدتے رہتے تھے چاہے پتھر ہو، گھاس ہو، کہتے تھے کہ کچھ نہ کچھ کرتے رہو بیکار نہ رہو، کسی کام میں مشغول رہو۔ تو وہ بھی کسی پتھر کے ٹکڑے سے سامنے زمین گھس رہا تھا کہ اچانک کچھ پیلا پیلا نظر آیا، کسی کے دادا نے وہاں سو اشرفیاں دفن کی تھیں، بارش سے جب زمین کی مٹی ختم ہوکر آدھی رہ گئی تھی تو جب اس نے کریدا تو باقی آدھی مٹی بھی ہٹ گئی اور

سو اشرفیاں نظر آنے لگیں، پیلا پیلا دیکھ کر پہلے ہی اس کی امید بر آئی تھی اس پر جب اس نے کھودا اور سو اشرفیاں مل گئیں تو اتنا خوش ہوا کہ استنجا کرنا بھی بھول گیا، فوراً مولوی صاحب کو تلاش کرنے اس کے گاؤں گیا، معلوم ہوا کہ مولوی صاحب پانچ میل دور دوسرے گاؤں میں ہیں، دوسرے گاؤں میں جا کر پکڑا تو وہ وعظ کہہ رہے تھے تو وہ سو اشرفیاں لے کر کھڑا ہو گیا اور کہا کہ مولوی صاحب! ایک بات سن لو پھر آگے بیان کرو۔ کہا کہ کیا بات ہے بھئی؟ اس نے کہا کہ بات یہ ہے کہ آپ وعظ ادھورا کہتے ہو، ناقص کہتے ہو، جب ایک پر دس ملنے کی بات بتایا کرو تو یہ بھی کہہ دیا کرو مگر مروڑے بھی غضب کے آتے ہیں، ایسے آسانی سے نہیں ملتے، اگر آپ پہلے سے بتا دیتے تو میں کیوں اتنا پریشان ہوتا، تو ایک کے دس تو ملتے ہیں مگر مروڑے بھی غضب کے آتے ہیں۔

مؤمن کی سب سے منحوس گھڑی

دیکھو دوستو! میں آپ سے یہ عرض کرتا ہوں کہ میں جو بات کہتا ہوں آپ سے بھی دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو بھی اور آپ کو بھی ہر گناہ سے بچنے کی توفیق عطا فرمائیں، ہم اور آپ مل کر یہ دعا کریں کہ اے خدا! ہماری آپ کی اور میری ماں بہنوں کی جو یہاں آتی ہیں اور میری اولاد اور میرے گھر والوں کی سب دوستوں کی ایک سانس بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں نہ گذرے، اس کے لئے دعا کرو۔ حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ کا ایک جملہ یاد آتا ہے کہ نافرمانی کا لمحہ مومن کے لئے بڑی منحوس گھڑی ہے۔ واہ کیا بات کی حکیم الامت نے! واقعی اولیاء اللہ ہی یہ بات کہہ سکتے ہیں، یہ اللہ کے دوستوں ہی کی زبان معلوم ہوتی ہے، اللہ کے دوستوں کی زبان کچھ اور ہوتی ہے ؎

تو نہ دیدی گہے سلیماں را
چہ شناسی زبانِ مرغاں را

تم نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو تو دیکھا ہی نہیں، تم کیا جانو چڑیا کی کیا آواز ہوتی ہے۔ دوستو! اللہ والوں کی زبان اللہ کی دوستی کی علامت ہوتی ہے۔ حکیم الامت مجدد الملت مولانا اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہ فرماتے ہیں کہ مومن کی سب سے بری، سب سے منحوس گھڑی وہ ہے جس گھڑی میں وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا کوئی کام کرتا ہے، چاہے نامحرم عورتوں کو دیکھنا ہو، جھوٹ بولنا ہو یا سنت کے خلاف زندگی گزارنا ہو۔ اس لئے عرض کرتا ہوں کہ بھئی! آپ دال روٹی ہی کھایئے مگر زہر نہ کھایئے، کم عبادت کیجئے لیکن حرام سے بچیئے ان شاء اللہ آپ اللہ تعالیٰ کے ولی ہوجائیں گے، تقویٰ والی زندگی مل جائے گی، اس کا خیال رکھئے، خانقاہوں کا مقصد، بزرگوں کے ساتھ تعلق کا مقصد یہی ہوتا ہے کہ گناہ چھوٹ جائیں۔ اس لئے عرض کرر ہا ہوں کہ یہ خیال جو شیطان دل میں ڈال دیتا ہے کہ زندگی کیسے کٹے گی، تو بہت اچھی گذرے گی بشرطیکہ آپ تسبیح لے لیں، بشرطیکہ آپ کچھ دیر مصلیٰ پر بیٹھ جائیں، بشرطیکہ آپ ان کا نام محبت سے لیا کریں، اس لئے بار بار درِ دل سے کہتا ہوں لیکن افسوس ہے کہ میرے بعض احباب ہزاروں بہانے بناتے ہیں کہ فرصت نہیں ہے۔ انہیں کھانے کی فرصت ہے، بات کرنے کی فرصت ہے، چائے پینے کی فرصت ہے اگر ان کو فرصت نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ کا نام لینے کی فرصت نہیں ہے۔ خدا کرے ان کے دل پر اور میرے دل پر ایسی آگ لگے کہ بغیر اللہ کا نام لئے ان کو نیند ہی نہ آئے اور چین ہی نہ ملے، جیسے مچھلی کو پانی کے بغیر چین نہیں ملتا، خدائے تعالیٰ ہماری جانوں کو اپنے ساتھ ایسا تعلق عطا فرمائے کہ اگر ہم ان کا نام نہ لیں تو مچھلی کی طرح ہمارا دل تڑپنے لگے، ہم کہیں چین نہ پائیں۔

ہم بلاتے تو ہیں ان کو مگر اے رب کریم
ان پہ بن جائے کچھ ایسی کہ بِن آئے نہ بنے

ایک لمحۂ حیات کی قیمت

جب آنکھ بند ہو جائے گی تب میری بات کی قدر کرو گے، اس وقت تمہیں کچھ فائدہ نہیں ہوگا، جب سانس بند ہونے لگے گی تو عزرائیل علیہ السلام کو کہہ دو گے کہ لو ایک لاکھ روپے ایک سانس اور جینے دو تا کہ ایک دفعہ سبحان اللہ کہہ دوں مگر اس کا موقع نہیں ملے گا۔ بتائیے! ایک مرتبہ سبحان اللہ اور ایک مرتبہ اللہ کے نام لینے کی کیا قیمت ہے!

دیکھو! حضرت سلیمان علیہ السلام کا تخت اڑ رہا تھا، وہ ایک مہینہ کی مسافت صبح طے کرتا تھا اور ایک مہینہ کی مسافت شام کو طے کرتا تھا، ایک مہینہ کی کتنی مسافت ہوگی؟ فقہاء نے لکھا ہے کہ ایک آدمی روزانہ اوسطاً ۱۴ میل پیدل چلتا ہے تو اس حساب سے ایک مہینہ کے آٹھ سو چالیس میل بنتے ہیں اور شرعی میل انگریزی سے بڑے ہوتے ہیں لہٰذا صبح شام ملا کر روزانہ ایک ہزار میل کا سفر طے کرتا تھا، اور ان کے تخت پر چھ لاکھ کرسیاں ہوتی تھیں جن پر لوگ بیٹھے ہوتے تھے، اور ان پر پرندوں کا سایا ہوتا تھا، اللہ تعالیٰ چڑیوں کو حکم دیتے تھے کہ پر سے پر جوڑ کر میرے پیغمبر سلیمان علیہ السلام کے تخت پر چھا جاؤ۔ تو ایک امتی نے یہ تخت اڑتے دیکھ کر کہا:

((سُبْحَانَ اللّٰہِ! مَآ اُوْتِیَ اٰلُ دَاوٗدَ))

(تفسیر روح المعانی، ج۱۹، ص۱۷۵، مکتبہ دار إحیاء التراث العربی، بیروت)

اللہ نے حضرت داؤد علیہ السلام کے بیٹے کو کیا سلطنت دی ہے۔ تو سلیمان علیہ السلام نے سبحان اللہ پڑھنے کا نور دیکھا تو ہواؤں کو حکم دیا کہ وہ اس آدمی کو اٹھا کر اوپر لے آئیں پھر اس سے پوچھا کہ تم نے کیا کہا تھا کہ تیرا نور میرے تخت پر آیا اور پھر آسمان کی طرف گیا۔ اس نے کہا کہ میں نے سبحان اللہ کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی کیا شان ہے کہ آپ کو اتنی شاندار سواری دی ہے، تو آپ نے فرمایا کہ

((لَتَسْبِیْحَۃٌ وَّاحِدَۃٌ یَقْبَلُھَا اللہُ تَعَالٰی خَیْرٌ مِّمَّا اُوْتِیَ اٰلُ دَاؤٗدَ))

(ایضاً)

تیری یہ تسبیح تختِ سلیمانی سے افضل ہے۔ بتاؤ! چھ لاکھ کرسیوں والے تخت کی کیا شان تھی اور حضرت سلیمان علیہ السلام اشراق پڑھ کر بیت المقدس سے چلتے تھے اور کعبۃ اللہ میں عشاء پڑھتے تھے، درمیان میں آرام بھی کرتے تھے، اصطخر ایک مقام تھا وہاں کھانا وغیرہ کھاتے اور قیلولہ بھی کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ کے نامِ پاک کی مٹھاس

اب جس مومن کو اللہ کہنے میں اتنا مزا نہ آئے کہ وہ اسے زمین و آسمان، چاند و سورج اور بادشاہوں کے تخت و تاج سے افضل نہ سمجھ رہا ہو تو سمجھ لو کہ ابھی تک اس کے دل پر اللہ تعالیٰ نے اپنے نام کی مٹھاس کا انکشاف نہیں فرمایا۔ جو اللہ سارے عالم کے گنوں میں رس پیدا کرتا ہے جس سے سارا عالم شکر سے بھرا ہوا ہے تو خود ان کے نام میں کیا اثر ہوگا، وہ دونوں جہان کی نعمتوں کا خالق ہے، اسی نے دو جہان کی نعمتوں میں لذت بخشی ہے۔ ہماری زبان خراب ہے، ہمیں گناہوں کے نمونیے اور شہوتوں کا ملیریا چڑھا ہوا ہے جس کی وجہ سے اللہ کے نام میں لذت محسوس نہیں ہوتی ورنہ اگر آپ تزکیۂ نفس کرائیں پھر محبت سے اللہ کہیں پھر دیکھئے ان شاء اللہ کہ اللہ کا نام لینے میں کیا مزہ آتا ہے۔

اسی لئے حاجی امداد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ میں اللہ کا نام لینا جلدی بتاتا ہوں اور گناہ چھوڑنے کو بعد میں کہتا ہوں کیونکہ جب بڑھیا والی چیز کھائے گا تو گھٹیا چیز خود ہی چھوٹنے لگے گی، جب اللہ کے نام کا مزہ ملے گا، جب اجالے ہوں گے تو اندھیرے خود بخود بھاگیں گے، جب آفتاب نکلے گا تو اندھیرا کہاں رہے گا لیکن اس کے یہ معنیٰ نہیں ہیں کہ جب اللہ کا نام لیا تو سب گناہ خود بخود چھوٹ جائیں گے، اللہ تعالیٰ کے راستہ میں مجاہدہ بھی تو فرض

ہے، اس کے لیے بزرگوں سے مشورہ لینا پڑے گا۔

اطلاع واتباعِ شیخ سے گناہ چھوٹتے ہیں

مجھے مولانا ابرار الحق صاحب کا ایک مرید لکھنؤ کا ملا جو ہردوئی آیا ہوا تھا، اس نے کہا کہ میری کپڑے کی دکان ہے، مجھے روزانہ پچاس روپے نفع ملتا ہے تو ایک مرتبہ میں نے مولانا سے کہا کہ مجھے بدنظری کی عادت ہے تو مولانا نے کہا کہ جب ایک نظر خراب ہو تو اللہ کے راستہ میں پانچ روپے دے دو تو میں نے سوچا کہ اگر میں لگاتار دس نظریں خراب کرتا ہوں تو میرا تو سارا نفع چلا جائے گا تو بچے کیا کھائیں گے اور خود میں کیا کھاؤں گا، کہنے لگے ایک سال ہوگیا میں نے نظر خراب نہیں کی۔ مگر مخلص تھا، کوئی اور ہوتا تو کہتا شیخ تھوڑی دیکھتا ہے، دکان میں کہاں شیخ گھسا ہوا ہے، شیخ تو ہردوئی بیٹھا ہوا ہے، لیکن وہ مخلص تھا جانتا تھا کہ جس اللہ کے لئے ہم نے رہبر کیا ہے وہ اللہ تعالیٰ یہاں بھی دیکھتا ہے۔

جو کرتا ہے تو چھپ کے اہلِ جہاں سے
کوئی دیکھتا ہے تجھے آسماں سے

ذکرِ نفی واثبات کا طریقہ

اس لئے دوستو! یہی کہتا ہوں کہ جو اللہ کا نام نہیں لیتے وہ لینا شروع کردیں، کم از کم پانچ تسبیح[1] لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی روزانہ پڑھیے اور لَآ اِلٰہَ پڑھتے وقت سوچئے کہ میری لَآ اِلٰہَ عرشِ اعظم تک پہنچ گئی اور اِلَّا اللّٰہُ پڑھتے وقت یہ سوچئے کہ وہاں سے اللہ تعالیٰ کے انوار ہمارے قلب میں بھر رہے ہیں۔

---

(۱) یہ وعظ ۱۹۸۸ء کا ہے اُس وقت تک حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ پانچ تسبیحات بتاتے تھے بعد میں اُمت کے ضعف کی وجہ سے ایک تسبیح لا الہ الا اللہ کی، ایک تسبیح اللہ اللہ کی، ایک تسبیح استغفار کی اور ایک تسبیح درود شریف کی مقرر فرمادی تھی اور حضرت کے بے شمار متعلقین اِسی پر عمل کرتے ہیں۔ (جامع)

حدیث میں ہے کہ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰہُ اور اللہ پاک میں کوئی حجاب، کوئی پردہ نہیں۔

نگاہِ عشق تو بے پردہ دیکھتی ہے اسے
خرد کے سامنے اب تک حجابِ عالم ہے

جب پانچ ماہ میں آپ کا لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰہُ پچھتر ہزار ہوجائے گا تو اس میں سے ستّر ہزار کا ثواب آپ کسی کو دے دیں، کبھی دادا کو، کبھی دادی کو، کبھی نانا کو، کبھی نانی کو۔ محدثین نے لکھا ہے کہ ان شاء اللہ جس کو ستّر ہزار مرتبہ کلمہ کا ثواب دیا جائے گا اس کی مغفرت ہوجائے گی اور دینے والے کی بھی مغفرت ہوجائے گی، ثواب دینے والا بھی ان شاء اللہ محروم نہیں رہے گا، یہ بہت بڑا عمل ہے، یہ اللہ تعالیٰ کو بہت ہی مقبول ہے اور کم از کم ایک ہزار مرتبہ اللہ کا نام لیں۔

مجھ کو میرے شیخ حضرت مولانا شاہ عبدالغنی پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک ہزار مرتبہ اللّٰہُ اللّٰہُ بتایا تھا کیونکہ میں طالب علم تھا، پڑھائی کی محنت بھی تھی، اس لئے کم بتایا تھا اگر کسی کو اللہ تعالیٰ اور قوت دے تو مجھ سے مشورہ کرے، اللہ قوت دے تو دو ہزار بھی کر لے مگر کسی کو اپنا مشیر بنائے رکھو، پیر نہ بناؤ مگر مشیر تو بنالو، مشورہ لینے میں تو کوئی حرج نہیں اور مشیر بدل بھی سکتے ہو۔ تو ایک ہزار مرتبہ اللہ تعالیٰ کا نام لیجئے۔ دیکھئے اگر کسی بچے کو کوئی تنگ کرتا ہے تو وہ ابا کو پکارتا ہے، ہم کو نفس کی ہزاروں بری بری خواہشات اور شیطان ہر وقت پریشان کرتے رہتے ہیں، جب اللہ اللہ پکاریں گے کہ اے اللہ! آپ کا بندہ آپ کو پکار رہا ہے مدد کو آجائیے تو ان شاء اللہ راستہ آسان ہوجائے گا، ایک بزرگ نے کہا اے اللہ! آپ کا بہت بڑا نام ہے، جتنا بڑا آپ کا نام ہے اتنی ہم پر مہربانی کر دیجئے۔

رحمتِ الٰہیہ بندوں کی دستگیری نہیں چھوڑتی

دوستو! اللہ کا بہت بڑا نام ہے، کیا وہ اپنا نام لینے والوں کو دوزخ میں

ڈالیں گے؟ ہم کہتے ہیں چلو گناہ نہیں چھوٹتے تو توبہ کرتے رہیے، اللہ کے راستہ میں کوشش کیجئے لیکن ان کا نام لینا نہ چھوڑیئے، مجھے امید ہے کہ میدانِ محشر میں اللہ تعالیٰ اپنا نام لینے والوں کو دوزخ میں نہیں ڈالیں گے، اللہ تعالیٰ کی رحمت سے بعید ہے کہ وہ اپنا نام لینے والوں کو دوزخ میں ڈالیں۔ آپ خود سوچئے کہ آپ کی رحمت محدود ہے جبکہ بخاری شریف کی حدیث ہے:

((جَعَلَ اللّٰہُ الرَّحْمَۃَ فِیْ مِائَۃِ جُزْءٍ ... وَأَنْزَلَ فِی الْأَرْضِ جُزْءًا وَّاحِدًا .. الخ))

(صحیح البخاری، کتاب الادب، ج۲، ص۸۸۷)

اللہ تعالیٰ کی سو رحمتوں میں سے ایک رحمت دنیا میں آئی ہے، حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک کے ماں باپ کی ساری رحمتیں اور محبتیں اسی ایک رحمت سے تقسیم ہوگئیں، اللہ نے ننانوے رحمتیں ابھی اپنے پاس رکھی ہوئی ہیں۔ تو آپ سوچئے کہ کوئی ہر وقت آپ کا نام محبت سے لے رہا ہو اور اس سے کوئی خطا ہوگئی تو آپ اس کی ضمانت لیں گے، اس کے پیچھے بھاگیں گے کہ یہ میرا محبت کرنے والا دوست ہے، اس کو کیسے اس کے حال پر چھوڑ دوں، پھر اللہ تعالیٰ کے پاس تو مغفرت کے بے شمار بہانے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی رحمت اپنے بندوں کی مغفرت کا بہانہ تلاش کرتی ہے

ملّا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص کا انتقال ہوگیا تو خواب میں اس کو دیکھا تو اس سے پوچھا گیا کہ مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ اللہ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ اس نے کہا

حَاسَبَنِیْ رَبِّیْ فَخَفَّتْ کِفَّۃُ حَسَنَاتِیْ

(مرقاۃ المفاتیح۔ ج۵، ص۸۵)

میرے رب نے میرا احساب لیا مگر نیکیوں کا وزن کم ہوگیا، میرے پاس نیکیاں کم تھیں فَوَقَعَتْ فِیْھَا صُرَّۃٌ پس ایک تھیلی آکر گری اس سے ایک دم نیکیوں کا

وزن بڑھ گیا اور میرا کام بن گیا، میں نے اللہ سے پوچھا کہ اے اللہ! میری نیکیوں کے پلڑے میں کون سی تھیلی آ کر گری جس سے میرا بیڑا پار ہوگیا اور نیکیوں کا وزن بڑھ گیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا هٰذَا كَفُّ تُرَابٍ اَلْقَيْتَهٗ فِيْ قَبْرِ مُسْلِمٍ کہ اے شخص! تو نے فلاں مسلمان کی قبر پر جو مٹھی بھر مٹی ڈالی تھی وہ میں نے قبول کرلی تھی، یہ وہی مٹی ہے۔ تو معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ کس کس بہانے سے بخشیں گے۔

اللہ والوں کا ادب مغفرت کا سامان ہے

امام احمد ابن حنبل رحمۃ اللہ علیہ دریا پر وضو کر رہے تھے، ان سے آگے ایک لکڑہارا وضو کر رہا تھا، اور دریا کے بہاؤ کے ساتھ اس کے پسینہ والا پانی امام صاحب کی طرف جارہا تھا تو وہ اٹھ کر کے دوسری طرف بیٹھ گیا، اس نے اپنے دل میں سوچا کہ اتنا بڑا عالم، اللہ والا اس کی بے ادبی ہوجائے گی، میں اس طرف بیٹھ جاتا ہوں تاکہ ان کا پسینہ اور ان کی مٹی ہم کو لگے، میرا پسینہ اور مٹی ان کو نہ لگے۔ جب اس کا انتقال ہوا تو ایک بزرگ نے خواب میں پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے کیا معاملہ کیا؟ کہا کہ اللہ نے امام احمد ابن حنبلؒ کے ادب کی وجہ سے مجھے معاف کردیا۔

بیوی کی خطا معاف کرنے کا انعام

حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک خاتون سے کھانے میں نمک بہت تیز ہوگیا، شوہر نے اس کو یہ سوچ کر معاف کردیا کہ اگر میری بیٹی سے نمک تیز ہوتا تو میں داماد سے عفو و کرم کی امید رکھتا، یہ بھی کسی کی بیٹی ہے اور میں بھی کسی کا داماد، پھر اس نے اللہ سے عرض کیا کہ اے خدا! آپ کی بندی سے نمک تیز ہوگیا، یہ میری بیوی ہے، میں اس کی پٹائی کرسکتا ہوں لیکن اس کو آپ کی بندی ہونے کی نسبت بھی حاصل ہے لہٰذا آپ کی محبت میں میں اس کو معاف کرتا ہوں۔

جب اس کا انتقال ہوگیا تو ایک بزرگ نے خواب میں دیکھا تو پوچھا کہ تمہارا کیا معاملہ ہوا؟ اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم نے ہماری بندی کو جو تمہاری بیوی تھی اس نے جب نمک تیز کیا تو تم نے اس کو کچھ نہیں کہا، معاف کردیا، اس کے بدلہ میں تجھ کو معاف کرتا ہوں۔ یہ ذرا ذرا سی چیزیں ہیں جن کو ہم معمولی سمجھتے ہیں۔

یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ میں اسمِ اعظم ہے

دوستو! ہمارے بزرگوں نے فرمایا کہ اللہ کے تین نام کثرت سے لو، الہ آباد کے بزرگ حضرت مولانا شاہ محمد احمد صاحب دامت برکاتہم اور میرے شیخ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب دامت برکاتہم فرماتے ہیں کہ اس زمانہ کے حالات کے لحاظ سے بلکہ ہمیشہ اللہ کے یہ تین نام چلتے پھرتے کثرت سے بقدرِ تحمل لیتے رہو یَا اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ اللہ کے یہ تین نام اسم اعظم ہیں۔ مدینہ منورہ میں گذشتہ سال ایک بڑے شیخ مولانا عبدالغفور مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے بیٹے اور ان کے خلیفہ شیخ عبدالحق نے میرے شیخ کے ہاتھ پر بیعت کی اور اپنی پریشانی بیان کی، حضرت نے میرے سامنے یہی تین نام بتائے پھر انہوں نے پوچھا کہ کیا اس میں اسم اعظم ہے؟ تو میرے شیخ نے میری طرف دیکھا، یہ کیسی نظر تھی یہ نظر مُسْتَشِیْرًا تھی، بھئی! مجھ سے حضرت نے چاہا کہ اختر کتاب دیکھتا ہے، شاید کوئی دلیل بتادے گا۔ میں نے عرض کیا کہ حضرت! علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ نے اور دیگر محدثین نے ان تینوں ناموں کو اسم اعظم لکھا ہے لہٰذا یہ تین نام کثرت سے چلتے پھرتے لیتے رہو، جب دماغ گرم ہوجائے خاموش ہوجاؤ، پھر تھوڑی دیر پڑھ لو، اور جب خاموش رہو تو بھی یہ دھیان رکھو کہ ہم ان کے ہیں، جیسے بیٹا کہتا ہے کہ ہم اپنے ابا کے ہیں، بندہ کو بھی اتنا احساس رکھنا چاہیے کہ ہم اپنے ربا کے ہیں، ہماری ان سے نسبت ہے، ہم ان

کے بندے ہیں، ان کی زمین پر چل رہے ہیں، ان کے آسمان کے نیچے ہیں۔

حضرت مولانا شاہ عبدالغنی صاحبؒ کا مقامِ صدّیقیت

حضرت شاہ عبدالغنی صاحب پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ کا خط تھانہ بھون میں سنایا گیا۔ سلطان پور کے ایک شیخ حاجی عبدالواحد صاحب تھے، بڑے رئیس تھے، انہوں نے مجھے سنایا کہ تمہارے پیر کا خط حضرت تھانویؒ نے خانقاہ تھانہ بھون میں پڑھ کر سنایا، روزانہ ساٹھ خط حضرت تھانویؒ کے پاس تھانہ بھون پہنچتے تھے۔ ایک دن حضرت تھانوی نے ایک خط پڑھا کہ ایک بزرگ عالم کا خط آیا ہے اور ان کو مقام صدیقیت حاصل ہے، انہوں نے اپنے حالات لکھے ہیں کہ حضرت میں جب زمین پر چلتا ہوں تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ آخرت کی زمین پر چل رہا ہوں، اللہ تعالیٰ نے مجھے ایسا ایمان اور یقین عطا فرمایا ہے کہ جب میں دنیا کی زمین پر چلتا ہوں تو مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ میں آخرت کی زمین پر چل رہا ہوں۔ حاجی عبدالواحد صاحب نے مجھ سے کہا کہ جب حضرت تھانوی اپنے گھر چلے گئے تو میں نے جلدی سے خط کو جھانک کر دیکھا کہ کس کا خط ہے تو اس میں لکھا تھا عبدالغنی پھولپوری یعنی میرے شیخ و مرشد عبدالغنی پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ اور میں نے خود بھی حضرت کی چال دیکھی ہے، جب حضرت چلتے تھے تو تسبیح ہاتھ میں ہوتی اور معلوم یہ ہوتا تھا کہ اللہ کو دیکھ رہے ہیں اور آسمان کی طرف بہت کم دیکھتے تھے، عظمت الٰہیہ سے نظر جھکی رہتی تھی، ان پر تعلق مع اللہ کا بوجھ رہتا تھا۔

سلوک کا حاصل

تو میں نے جو چند باتیں عرض کی ہیں کہ سارے سلوک کا حاصل یہ ہے کہ ہم آپ اپنے مالک کو خوش کرلیں اور ان کی ناراضگی کی باتیں چھوڑ دیں

بس اس سے بہتر سلوک کوئی نہیں ۔ یہ آپ کا ہمارا آنا اور جمع ہونا اس کا کیا مقصد ہے کہ ہم اور آپ مل کر اللہ تعالیٰ سے یہ فریاد کریں کہ اے خدا! ہم سب آپ کے بندے ہیں، جب ایک مالک کے بہت سے بندے ہوتے ہیں تو ان کے رشتہ کا نام آپ کو معلوم ہے؟ یہ آپس میں خواجہ تاش کہلاتے ہیں، یہ تاش فارسی کا لفظ ہے، یہ نہ سمجھنا کہ یہ لوگ تاش کھیلتے ہیں، تو خواجہ تاش کے معنی ہیں ایک مالک کے غلام۔ ہمارا آپ کا ایک مالک ہے، ایک اللہ کے ہم سب بندے ہیں، آپس میں ہماری یہ نسبت اور یہ رشتہ ہے لہٰذا ہم اور آپ اس بات کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا بھی کریں اور کوشش بھی کریں کہ ہم سب مل کر اپنے مالک کو خوش کرلیں، ان کی ناخوشی کی باتوں سے توبہ کرلیں اور جو کچھ ماضی میں ہوگیا ہے اس پر استغفار و توبہ کرلیں۔ تو یہ عرض کردیا کہ کم از کم پانچ سو مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور ایک ہزار مرتبہ اللہ اللہ کا ذکر کریں اور ناغہ نہ کریں، اور اشراق اور اوّابین بھی پڑھیں۔

عصر سے قبل سنتیں پڑھنے پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دُعائے رحمت

حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

((رَحِمَ اللّٰہُ اِمْرَأً صَلّٰی قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا))

(مسند احمد، مسند ابو داؤد. کتاب الصلوٰۃ باب الصلوٰۃ قبل العصر ج ۳، ص ۴۴۴)

اللہ اس بندہ پر رحمت نازل کرے۔ یہ کس کی دعا ہے؟ بھئی! نبی کی دعا، پیغمبر کی دعا ہے، سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ اس بندہ پر رحمت نازل کرے جو عصر سے پہلے چار رکعات سنت پڑھ لے، یہ سنتِ مؤکدہ نہیں ہے، اگر کوئی نہیں پڑھتا تو کوئی گناہ نہیں لیکن نبی کی اتنی بڑی دعا کہ اللہ کی رحمت نازل ہورہی ہے اور چار سنت پڑھ کے دعا بھی کرلو کہ اے اللہ اپنے نبی کا وعدہ ہمارے لئے پورا کردے، مجھے اپنی رحمت دے دے اور اسی رحمت کے صدقہ میں میری دنیا اور

آخرت سب بنادے، آپ کو یہ عمل دے رہا ہوں، خالی سن سن کے ہم سنی بن جاتے ہیں اور کان جھاڑ کے چلے جاتے ہیں، بھئی کچھ عمل بھی کرلو، کچھ کام بھی کرو، کرنے کے کام تو کرنے ہی سے ہوتے ہیں۔

اوّابین اور تہجد پڑھنے کا آسان طریقہ

میرے شیخ شاہ عبدالغنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ حکیم الامت کا جملہ نقل کرتے تھے کہ کرنے کے کام تو کرنے ہی سے ہوتے ہیں۔ اور مغرب کے تین فرض اور دوسنتوں کے بعد چار رکعات نفل اور پڑھ لیجئے، بزرگوں نے چھ رکعات پڑھی ہیں، وہ بھی آپ پڑھ سکتے ہیں مگر جو دوسنتوں کے بعد چار رکعات پڑھ لے گا وہ بھی اوّابین میں شامل ہوجائے گا۔ ایک بڑے مفتی صاحب نے اپنی فتاویٰ میں لکھا ہے کہ جو تین فرضوں کے بعد دو سنت مؤکدہ اس کے بعد دو، دو رکعات نفل پڑھ لے تو وہ مؤکدہ مل کر سب اوّابین میں شامل ہوجائے گا۔ ہم لوگ چھ رکعات سے ڈرتے ہیں تو سنت کی دو رکعات بھی اوّابین میں شامل ہوجائیں گی تو وہ مؤکدہ مل کر چھ رکعات ہوگئیں، اب اوّابین پڑھنا کتنا آسان ہوگیا۔ اب آپ کہیں گے کہ اوّابین کا کیا فائدہ ہے؟ حدیث میں ہے کہ جو اوّابین پڑھتا ہے تو اگر اس کے گناہ سمندر کے جھاگ کے برابر بھی ہوں تو سب معاف ہوجائیں گے، لیکن گناہ سے کون سے گناہ مراد ہیں؟ چھوٹے گناہ۔ بڑے گناہوں کے لئے توبہ ضروری ہے، تو اوّابین کی ہر دو رکعات میں بھی صلوٰۃ توبہ یعنی توبہ کی نماز کی نیت کرلو، الگ سے صلوٰۃ توبہ پڑھنے کی ضرورت نہیں، اسی میں توبہ کی نیت بھی کرلو، اب اوّابین سے چھوٹے گناہ بھی معاف ہورہے ہیں اور صلوٰۃ توبہ سے بڑے گناہ بھی معاف ہورہے ہیں اور نماز پڑھنے کے بعد اللہ سے معافی بھی مانگ لو۔ تو عشاء کے چار فرض دوسنت پڑھ لیں اور

تین وتر سے پہلے تہجد کی نیت سے دو چار رکعات اور پڑھ لیں، جو راتوں کو نہیں اٹھ سکتے پست ہمت ہیں وہ بھی ان شاء اللہ تہجد گذاروں میں شامل ہوجائیں گے، ان رکعات میں بھی توبہ اور حاجت کی نیت کرلیں اور تہجد کی بھی نیت کرلیں۔

اِحیاءِ سُنَنِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

یہ چند اعمال آپ سے عرض کردیئے، اور چلتے پھرتے سنتوں پر عمل کیجئے، سنتوں پر عمل کرنے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اور اللہ کو خوشی ہوگی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد تازہ ہوگی۔ ایک رسالہ ہے علیکم بسنتی، اس میں بہت ساری سنتیں ہیں اور ایک رسالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتیں بھی خرید لیجئے اور اگر ہوسکے تو ڈاکٹر عبدالحی صاحب کی کتاب اسوۂ رسولِ اکرم بھی لے لیجئے لیکن علیکم بسنتی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتیں پتلے رسالے ہیں، کم خرچ ہیں، ان میں لکھا ہے کہ جب جوتا پہنیں تو کیسے پہنیں؟ پہلے دایاں پیر ڈالیں اور اتارتے وقت پہلے بایاں جوتا اتاریں، اسی طرح موزہ پہننا ہے تو پہلے سیدھے پیر میں پہنئے اور اتاریں تو پہلے بائیں پیر سے اتاریں۔ کرتا پہننا ہے تو پہلے دایاں ہاتھ ڈالیے اور اتارنا ہے تو پہلے بایاں ہاتھ نکالئے، پاجامہ پہننے کی بھی یہی سنت ہے۔ جب مسجد سے باہر نکلیں تو پانچ سنتیں ادا کرکے نکلیں، ہماری مسجد کے سامنے دیوار پر لکھا ہوا ہے کہ مسجد سے نکلتے وقت کی پانچ سنتیں ہیں، پہلے بسم اللہ پڑھئے پھر دورد شریف پڑھیں اس کے بعد بایاں پیر نکالئے اور:

((اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡۤ اَسۡأَلُکَ مِنۡ فَضۡلِکَ))

(سنن ابن ماجۃ، باب الدعاء عند دخول المسجد، ص:۵۶)

پڑھ لیجئے اور باہر نکل کر جوتا دائیں پیر میں ڈالئے۔ محدثین لکھتے ہیں کہ جب اوپر چڑھیں، ایک سیڑھی بھی چڑھیں تو اللہ اکبر کہیں، جب بلندی پر چڑھیں

اللہ اکبر کہیں اور نیچے اتریں تو سبحان اللہ پڑھئے۔ بخاری شریف کی حدیث ہے:

((كُنَّا إِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا))

(مشکاۃ المصابیح، کتاب الدعوات، باب الدعوات فی الاوقاف)

صحابہ کرام کہتے ہیں کہ جب ہم لوگ اوپر چڑھتے تھے تو اللہ اکبر کہتے تھے کیونکہ بلندی اللہ کے لئے ہے وَإِذَا نَزَلْنَا سَبَّحْنَا اور جب نیچے اترتے تھے تو سبحان اللہ کہتے تھے۔

ایک مدرسہ میں جب میرا بیان ہوا تو وہاں ہزاروں طالبِ علم تھے وہ مسجد دومنزلہ اونچی تھی کم از کم پچاس سیڑھیاں تو ہوں گی، تو میں نے بچوں سے کہا کہ دیکھو بھئی! آپ لوگ چڑھتے ہو خاموشی سے یا گپ شپ لگا کر، تو چڑھتے ہوئے اللہ اکبر کہہ دو اور اترتے وقت سبحان اللہ پڑھ لو طلبہ نے اس پر عمل شروع کر دیا۔ مہتمم صاحب نے میرا شکریہ ادا کر دیا کہ آپ نے میرے بچوں کو اللہ کا نام لینے والا بنا دیا، یہ پہلے باتیں کرتے ہوئے چڑھتے تھے، اب اللہ اکبر اللہ اکبر کہتے ہیں اور اترتے وقت سبحان اللہ سبحان اللہ پڑھتے ہیں۔ تو زندگی کو سنت کے مطابق بنا لیجئے۔ بس اب باقی حدیث اور اس کی شرح ان شاء اللہ آئندہ جمعہ بیان کر دوں گا۔

دعا کیجئے کہ اس اہم گذارش کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے قبول فرمائیں اور میرے عرض و معروض کو اور اس کی تعبیر میں جو مجھ سے کوتاہی ہوئی ہو تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے معاف فرمائیں اور مزید حسنِ تعبیر سے نوازش فرمائیں۔ اے اللہ! آپ کے دین کو جتنا لذیذ پیش کرنا چاہیے تھا اختر سے اس کا حق ادا نہیں ہوا لیکن آپ کریم ہیں، جس کی تعریف محدثین نے کی ہے کہ کریم وہ ہے جو نالائقوں پر فضل کر دے، تو ہماری نااہلیت کے باوجود ہم سب کو اپنا مقبول اپنا محبوب بنا دیجئے، ہمارے وعظ کو قبول فرما لیجئے، ہماری زبان کو اور سننے والوں کے کانوں کو اپنی

رحمت سے شرفِ قبولیت عطا فرمائیے۔ اے اللہ! ہم سب کو اپنے درِ محبت سے نوازش فرما۔ اے اللہ! ہم سب کو اپنی ذاتِ پاک کو خوش کرنے کی اور خوش رکھنے کی توفیق نصیب فرما اور اپنی ناراضگی کے اعمال اور اسباب سے ہم سب کو اتنی نفرت عطا فرما کہ ان سے پیشاب پاخانہ سے بھی زیادہ نفرت ہوجائے۔ یا اللہ! جتنا ہم جہنم کی آگ سے ڈرتے ہیں، سانپ سے اور شیر سے ڈرتے ہیں، اپنی نافرمانی کی باتوں سے ہمیں اتنی ہی طبعی نفرت نصیب فرمادیجئے، اپنی راہ کو آسان فرمادیجئے۔ اے مالک! ہم سب سے راضی ہوجایئے اور اگر ہم سے گناہ نہیں چھوٹ رہے ہیں تو آپ اپنی رحمت کو ہم پر نازل فرما کر ہمیں گناہوں کے چنگل سے رہائی نصیب فرمایئے۔ اے اللہ! آپ کریم ہیں، اپنی رحمت سے توفیقِ توبہ بھی نصیب فرمادیجئے، تمام گناہوں کو چھوڑ دینے کی توفیق بھی عطا فرمادیجئے اور اسبابِ معصیت سے دور رہنے کی توفیق بھی عطا فرمادیجئے، اے خدا! جب دنیا والوں کی آنکھیں آپ ان کی بلڈنگوں سے، ان کی خوبصورت بیویوں سے، کباب اور بریانیوں سے ٹھنڈی کریں تو ہم سب کی آنکھیں اپنی عبادت سے ٹھنڈی کردیں، اے اللہ! اختر تیرے نبی کی وہ دعا مانگتا ہے اَللّٰھُمَّ اِذَا اَقْرَرْتَ اَعْیُنَ اَھْلِ الدُّنْیَا مِنْ دُنْیَا ھُمْ اے اللہ! جب دنیاداروں کی آنکھیں ان کی دنیا سے ٹھنڈی ہوں تو فَاقْرِرْ اَعْیُنَنَا مِنْ عِبَادَتِکَ ہم سب کی آنکھیں اپنی عبادت سے ٹھنڈی فرما اور ہم کو خوب زیادہ دنیاوی راحت ہی کی ضرورت نہیں بلکہ ہم کو راحت فی الدین بھی عطا کردے کیونکہ ہم کمزور ہیں، زیادہ مجاہدہ اور مشقت برداشت نہیں کرسکتے اس لئے ہم سب کو عافیت کی، راحت کی اور بقدرِ ضرورت وراحت دنیا بھی عطا فرمادیجئے تاکہ ہم کسی کے محتاج نہ ہوں، اے اللہ! ہمیں اپنا ہی محتاج فرما۔ اے اللہ! جن لوگوں نے ابھی ڈاڑھی نہیں رکھی ان کو ڈاڑھی رکھنے کی توفیق عطا کردے اور اپنی ایسی محبت دے دے کہ ہم بے تابانہ ہوکر تیرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شکل کو اپنالیں اور جب قیامت کے دن تیرے دربار میں حاضر ہوں تو

تیرے حضور میں یہ شعر پیش کر سکیں ؎

ترے محبوب کی یارب شباہت لے کے آیا ہوں
حقیقت اس کو تو کر دے میں صورت لے کے آیا ہوں

اے خدا! ہم میں سے جس جس کو جس گناہ کی عادت ہے، جس کسی کو بری بری عادتیں ہیں، اے اللہ! ہم سب کو تمام بری عادتوں سے پاک کر دے، صاف کر دے، توبہ نصیب کر دے، معاف بھی کر دے اور پاک بھی کر دے، اے اللہ! ہمارا ذوق اپنے دوستوں کے ذوق سے بدل دے، اپنے اولیاء کے سینوں میں جو آپ اپنی محبت کا درد رکھتے ہیں، آپ اپنی رحمت سے اے اللہ! ہمارے سینوں کو وہ درد عطا فرما دے، اولیاء صدیقین کی آخری سرحد تک ہم سب کو اپنی رحمت سے پہنچا دے، اپنے دستِ کرم سے ہم سب کو جذب کر کے اپنا بنا لیجئے، اے خدا! تو مقناطیس کا خالق ہے، یہ سورج و چاند کے دائرے اور زمین کا یہ گولہ سب آپ کی قدرت سے فضا میں تیر رہے ہیں:

﴿وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ﴾

(سورۃ یٰسٓ، آیت:۴۰)

آپ اپنی جذب کی شان سے، اپنی قدرتِ جذب سے ہم سب کو اپنی طرف جذب کر کے اپنا بنا لے ؎

نہیں ہوں کسی کا تو کیوں ہوں کسی کا
انہیں کا انہیں کا ہوا جا رہا ہوں

اے اللہ! جب ہم کسی کے نہیں ہیں، آپ ہی کے ہیں تو ہمیں نفس اور شیطان کی غلامی سے چھڑا کر سو فیصد اپنی فرماں برداری کی حیاتِ طیبہ نصیب فرما دیجئے۔

ڈاکٹر عبدالحی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وہ دعا مانگ لو کہ اللہ! ہم مانگتے مانگتے تھک گئے ہیں، اب آپ بغیر مانگے سب عطا کر دیجئے، دعا مانگنے

کا وقت بھی نہیں ہے اور تھک بھی گئے، اس لئے آپ بے مانگے سب کچھ عطا کر دیجئے، اپنے کرم کے شایانِ شان ہماری جھولیوں کو اپنی عطاؤں سے بھر دیجئے ۔

دست بکشا جانبِ زنبیلِ ما
آفریں بر دست و بر بازوئے تو

اے اللہ! آپ کے دستِ کرم پر بے شمار تعریفیں ہیں، آپ اپنے دست کرم سے ہم سب کو محروم نہ فرمائیے، کسی کو محروم نہ فرمائیے، نہ کسی خاتون کو نہ کسی مرد کو، جو بھی آیا ہے اے اللہ! کسی کو بھی محروم نہ فرما، اختر کو مع گھر والوں کے، میرے دوست احباب اور ہم سب کے رشتہ داروں کو کسی کو بھی محروم نہ فرما، سب کو صاحبِ نسبت بنا دے اور اللہ والی حیات نصیب فرما دے، آمین۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّآ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ وَتُبْ عَلَيْنَآ
اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى
خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ
بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ